بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۳ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ | ۲۴ نبوت ۱۳۴۷ ہش | ۲۴ نومبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۶۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے

اس سے کشفی طاقت بڑھتی اور ترقی پذیر ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"صلوٰۃ کے بعد روزہ کی عبادت ہے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ سے آگاہ نہیں تزکیۂ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں .... کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہرِ الٰہی کا نازل کرنا ہے۔"

"روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہوکر ان ضرورتوں سے انقطاع کرکے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں" (لیکچر لا الٰہ الا اللہ صفحہ ۴۳)

"عبادات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ عبادات مالی اور بدنی۔ مالی عبادتیں تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہے۔ بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی ہی میں کرسکتا ہے ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوجاتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہوکر نابینائی آجاتی ہے۔ سچ ہے پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کرلیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎

موئے سفید از اجل آرد پیام

اس لئے انسان کو چاہیئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرض بجا لاوے۔ روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ۔ یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

45

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۲۳ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ درد میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ــ ربوہ ۲۳ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل کی نسبت آج صبح کسی قدر بہتر ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

ــ ربوہ ۲۳ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علالت طبع کے باوجود کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے رمضان المبارک کی عظیم الشان برکات واضح فرماکر ان برکات سے متمتع ہونے کے طریق پر روشنی ڈالی:

ــ ۲۱ نبوت (نومبر) بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد کا اجلاس منعقد ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ علالت طبع کے باعث اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ادا کئے۔ اجلاس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم چوہدری خالد سیف اللہ صاحب لائل پور، مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ اور مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے مبلغ نائیجیریا نے علی الترتیب دنیا کی حمد۔ اشاعت اسلام کے ذرائع۔ قرآنی پیشگوئی وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کے موضوعات پر ٹھوس اور پُر مغز مقالے پڑھے۔ آخر میں محترم صاحب صدر نے دعا کرائی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد جملہ حاضر احباب نے مسجد مبارک میں ہی باجماعت نماز عشاء ادا کی جس کے بعد یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا:

ــ مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب مبلغ سیرالیون ۲۰-۱۱-۶۸ کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ تشریف لائے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پر تشریف لاکر اور اپنے مجاہد بھائی کو پھولوں کے ہار پہنا کر استقبال کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کا ربوہ میں آنا مبارک کرے اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ نبوت ۱۳۴۷ ہش

رفاہِ عامہ اور دولتمند

گورنر مغربی پاکستان محمد موسےٰ نے دولتمندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ رفاہ عامہ کے سلسلہ میں حکومت سے تعاون کریں۔ آپ نے مغربی ممالک کی مثال دیتے ہوئے بتایا ہے کہ وہاں نجی طبی مساعی کا کام نہایت وسعت سے جاری ہے۔ اس پر اخبارات نے تبصرہ کرتے ہوئے دولتمندوں پر زور دیا ہے کہ وہ اس اپیل کا جواب عملاً دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک طرف تو ہمارے دوست اس امر پر زور دیتے ہیں کہ یہاں جلد از جلد اسلامی قانون نافذ کر دیا جائے۔ مگر دوسری جانب اسلامی کردار کا وہ حصہ جس کے صلہ میں اللہ تعالےٰ اچھی حکومت عطا کرتا ہے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ مثلاً اگر ہمارے اہلِ علم حضرات کوشش کریں تو دولتمندوں کو اتنا تو سکھا ئیں کہ اسلام انفاقِ مال کے تعلق میں مسلمانوں پر کیا ذمہ داریاں عاید کرتا ہے۔

قرآن کریم نے اور سنت رسول اللہ نے ان ذمہ داریوں کی پوری پوری وضاحت کر دی ہوئی ہے۔ اور اگر ہمارے ملک کا متمول طبقہ ان ذمہ داریوں کو سمجھے تو نہ صرف طبی شعبہ میں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی وافر دولت خرچ کر سکتا ہے۔ اور اپنی اور اپنے بھائیوں کی زندگی کو خوشگوار بنا سکتا ہے۔

اسلام کا اقتصادی نظام ایک طرف تو کمائی کی مقدار کی کوئی حد نہیں لگاتا بلکہ زیادہ سے زیادہ کمانے کی ترغیب دیتا ہے۔ تو دوسری طرف کمائی کو کھلے ہاتھوں فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس امر کو بطور ہدایت کے قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہو وہ فرض ہو جاتی ہے چنانچہ انفاق کے متعلق اللہ تعالےٰ نے متقیوں کی نشانی یہ بتائی ہے کہ وہ

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔

اور جو رزق اللہ تعالےٰ نے انہیں دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔ یہاں رزق کا دینا اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان جن ذرائع سے کمائی کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ ہی کے پیدا کردہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی نے یہ سامان مہیا کئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہی نے ہاتھ پیر اور عقل اور توانائی عطا کی ہے جن کے ذریعہ پیداوار کے ذرائع استعمال کر کے روپیہ پیسہ کمایا جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

جو رزق ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس کو وہ خرچ کرتے ہیں۔ خرچ کرنے کے لفظ سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ انسان جو کچھ محنت مزدوری یا تجارت اور صنعت سے حاصل کرتا ہے اس کو خرچ کرنے کے لئے حاصل کرتا ہے نہ کہ اکتناز کے لئے۔ اسلام میں اکتناز کو بہت بڑا جرم قرار دیا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ ط

یعنی لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کیا جائے تو انہیں بتا دو کہ فالتو مال یعنی جتنا مال تمہارے نفس اور کنبہ کی پرورش کے لئے ضروری ہے اس کے علاوہ جتنا بھی مال ہے سب خرچ کر دو۔ البتہ ایسا بھی مت کرو کہ جد میں اپنی ضروریات کے لئے دوسروں کا منہ دیکھنا پڑے۔ اس میں وہ سرمایہ بھی جس کے ذریعہ زیادہ روپیہ کمایا جاتا ہے داخل ہے۔ البتہ جو مال عیاشیوں میں اور فضول خرچیوں میں صرف کیا جاتا ہے وہ فالتو مال میں شمار ہوگا۔

اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

یعنی تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پا سکتے۔ جب تک اپنا مال جس کو تم پسند کرتے ہو۔ خرچ نہ کرو۔ یہاں مال و دولت سے صرف ناجائز محبت کرنے سے ہی منع کیا گیا ہے۔ بلکہ فضول خرچی سے بھی منع کیا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے وہ مقام بھی بتائے ہیں جن پر حلال کمائی صرف کرنی چاہیئے۔ اس میں سے سب سے پہلی چیز قومی کاموں کے لئے خرچ کرنا ہے۔ اس میں زکوٰۃ اور دیگر صدقات آ جاتے ہیں۔ یہ مال انسان اپنے طور پر بھی استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن جہاں کوئی ایسا نظام موجود ہو۔ جو رفاہ عام کے کام کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہو۔ تو بہتر یہی ہے کہ فالتو مال اس ادارہ کو دیا جائے جو اس نظام نے مقرر کر رکھا ہو۔ البتہ اس میں سے کچھ مال اپنے طور پر غریبوں۔ مسکینوں۔ مسافروں۔ ذوالارحام غریب ہمسایوں پر صرف کرنے کے لئے وقف کیا جا سکتا ہے۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اگرچہ اللہ تعالےٰ یہ ہدایت دیتا ہے کہ اپنی لیاقتیں خرچ کر کے جتنا مال چاہو فراہم کرو مگر ساتھ ہی وہ یہ حکم بھی دیتا ہے کہ فالتو مال فی سبیل اللہ خرچ کرو۔ اگر ہمارے دولت مند اور متوسط الحال طبقے قرآن کریم کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں تو قوم کا کونسا کام ہے جو روپیہ کی کمی کی وجہ سے رُکا رہ سکتا ہے نہ صرف ہمارے طبی اور تعلیمی کام باحسن طریق سرانجام پا سکتے ہیں۔ بلکہ زندگی کے ہر عوامی شعبہ کے لئے وافر مال موجود ہو سکتا ہے۔

افسوس ہے کہ آج کا مسلمان اسلام سے اتنا دُور چلا گیا ہے کہ ہمیں اپنے دولتمندوں کو قومی کاموں کے لئے اپنا روپیہ صرف کرنے پر اکسانے کے لئے مغربی ممالک کی مثالیں دینی پڑتی ہیں۔ اس سے بھی حیرت ناک یہ امر ہے کہ خود ہمارے ملک میں مغربی ممالک کے دولت مند فالتو روپیہ صرف کر رہے ہیں انہوں نے کئی ایسا فاؤنڈیشن بنائے ہوئے ہیں۔ جو ہمارے ملک میں بھی رفاہ عام کے کاموں میں مدد دیتے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر شرمناک یہ امر ہے کہ خود پاکستان میں ایسے طبی اور رفاہ عام کے ٹرسٹ ہیں۔ جو ہندو دولتمندوں نے قائم کئے ہوئے ہیں۔ سر گنگا رام ہسپتال۔ گلاب دیوی ہسپتال۔ دیال سنگھ کالج ہندوؤں کے قائم کئے ہوئے ٹرسٹوں کے سہارے چل رہے ہیں۔ اور وہ مومن جن کو قرآن کریم میں بار بار انفاق کی تلقین کی جاتی ہے ان کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے ابھی تک لمبی چوڑی اپیلوں کی ضرورت ہے۔ اور ابھی یہ بھی مشکوک ہے کہ ہمارے دولتمند اپنے اسلامی فرائض ادا کرنے کے لئے بیدار ہوتے بھی ہیں یا نہیں اور یہ اپیلیں بے کار ہی تو نہیں جا رہیں۔

نیا عزم اور نیا ارادہ

زندہ قوموں کے افراد نئے عزم اور نئے ارادہ سے ترقی کے میدان میں آگے بڑھا کرتے ہیں اور ان کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ آپ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ آپ کا اپنے دینی اور مرکزی آرگن "الفضل" کی توسیع اشاعت میں نئے عزم اور نئے ارادہ سے کوشاں ہونا بھی آپ کا ترقی کی طرف قدم ہوگا اس طرف توجہ دیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

دار الافتاء ربوہ

رمضان کے روزے

بعض سوال اور اُن کے جواب

(قسط نمبر ۲)

سوال:۔ صدقۃ الفطر کس غلہ میں سے دیا جائے؟

جواب:۔ صدقۃ الفطر اس غلہ میں سے ادا کرنا زیادہ مناسب ہے جو کسی علاقہ میں عام طور پر بطور خوراک استعمال ہوتا ہے اور اگر مختلف قسم کے غلے استعمال کئے جاتے ہوں تو ان میں جو زیادہ قیمتی غلہ ہے اس کا نصف صاع یعنی تقریباً پونے دو سیر اور جو اوسط درجے کی قیمت کا ہے اس کا ایک صاع ادا کرنا چاہیئے۔

کتاب فقہ مذاہب اربعہ ص ۲۲۹/۱ میں امام مالک کے مسلک کے بارے میں لکھا ہے وَيَجِبُ اِخْرَاجُهَا مِنْ غَالِبِ قُوْتِ الْبَلَدِ یعنی صدقۃ الفطر اس قسم کی خوراک سے ادا ہو جس کا عام طور پر علاقہ میں استعمال ہے۔

امام شافعی رح کہتے ہیں صدقۃ الفطر ایسی خوراک سے نکالنا چاہیئے جو عام طور پر عید کے دن استعمال میں لائی جاتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے:۔

فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ سُلْتٍ۔

(نیل الاوطار ص ۱۷۹/۴) وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ دَقِيْقٍ۔

(کشف الغمہ ص ۳۱۸/۱)

ان روایات سے یہ امر واضح ہے کہ صدقۃ الفطر کے لئے کسی خاص غلہ کی تخصیص نہیں جو بھی خوراک کسی علاقہ میں استعمال ہوتی ہے اس سے صدقۃ الفطر ادا کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے:۔

كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُخْرِجُ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفَ صَاعٍ مَكَانَ شَعِيْرٍ اَوْ غَيْرِهٖ وَتَبِعَهُ النَّاسُ فَلَمَّا كَانَ اَيَّامُ خِلَافَةِ عَلِيٍّ كَثُرَتِ الْحِنْطَةُ فَزَادَ ذٰلِكَ نِصْفًا فَصَارَتْ صَاعًا۔

(کشف الغمہ ص ۳۱۹/۱)

یہ حدیث اس بات پر دال ہے کہ جب کوئی غلہ کمیاب ہو اور زیادہ قیمت پر ملتا ہو تو اس میں سے نصف صاع صدقۃ الفطر کافی ہے۔ اور اگر کسی وقت وہی غلہ عام ہو جائے اور سستا ملنے لگے تو پھر نصف صاع کی بجائے پورا صاع دینا چاہیئے۔

سوال:۔ کیا فطرانہ کی رقم مسجد کی تعمیر میں خرچ کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ فطرانہ غریبوں کا حق ہے اسے مسجد پر خرچ نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں جس غریب کو فطرانہ دیا گیا ہے اگر وہ اس رقم کو مسجد کے لئے بطور چندہ دے دے تو اور بات ہے اور یہ جائز ہے۔ اصل بات تو اہمیت اور ہمت کی ہے۔ اگر ایک شخص کوشش کر کے اپنی ضروریات پوری کر سکتا ہے تو وہ خدا کے گھر کے لئے کیوں کوشش نہیں کر سکتا۔ کیا آپ لوگوں نے مکان نہیں بنا رکھے۔

سوال:۔ نماز تراویح کتنی رکعت پڑھنی چاہیئے۔ آٹھ۔ بیس یا چھتیس۔

جواب:۔ ہمارے نزدیک نمازِ تراویح نماز تہجد کا ہی بدل ہے اور اس کے متعلق سنت طریق جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ عمل فرمایا ہے وہ آٹھ رکعت ہی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ حضور ہمیشہ آٹھ رکعت ہی تہجد پڑھا کرتے تھے۔ باقی اگر کوئی آٹھ کی بجائے بیس یا چھتیس رکعت پڑھے تو یہ بھی جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال:۔ رمضان کے مہینہ میں اگر مغرب کی نماز میں بارش ہو رہی ہو تو کیا مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع ہو سکتی ہیں جبکہ تراویح کا باقاعدہ انتظام ہو۔

جواب:۔ رمضان کے مہینہ میں ضرورت کے پیشِ نظر بمطابق فیصلہ حاضر احباب مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر تراویح پڑھنا ہو تو جمع کرنے کے معًا بعد پڑھی جا سکتی ہیں۔ اصولاً اس تقدیم وتاخیر میں کوئی شرعی امر مانع نہیں۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ ایسی صورت میں کچھ دیر کر کے عشاء کے وقت کے قریب دونوں نمازیں جمع کی جائیں اور پھر تراویح کی نماز ادا ہو۔

سوال:۔ نماز تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر اگر حافظ صاحب کو کچھ نقدی یا کپڑوں کی صورت میں دیا جائے تو کوئی ممانعت تو نہیں۔ اگر نہیں تو کیا یہ مستحسن ہے؟

جواب:۔ اس کا رواج چل پڑا ہے اور حفاظ صاحبان دور دراز کا سفر اختیار کر کے اس قسم کے مفاد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ حالت امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے بڑی نامناسب ہے اور صرف اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ صاحب استطاعت لوگوں نے اپنی اولادوں کو قرآن حفظ کروانے اور تراویحوں میں سنانے سے غفلت برتی ہے لیکن جبکہ حال یہ ہے کہ حفاظ باوجود غیر معمولی محنت کے گزارہ کے لحاظ سے بڑی قابلِ رحم حالت میں ہیں اور قوم کو اس کے تدارک کا خیال نہیں تو ایسی صورت میں اگر تراویح پڑھانے والے حافظ کی نقدی سے امداد کی جائے تو اس میں غریب پروری کے ساتھ ساتھ امت کے ایک حصہ میں حفظ قرآن کے شوق کو زندہ رکھنے کی کوشش کے آخری نشان دیکھے جا سکتے ہیں اور اس لحاظ سے ہم اسے "بحالت مجبوری" غیر مستحسن فعل نہیں کہہ سکتے۔

سوال:۔ نماز تراویح سے قبل اگر کوئی حافظ صاحب معاوضہ بصورت نقدی جنس وغیرہ ختم قرآن کے موقع پر طلب کریں تو ایسے حافظ کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ یہ بہت بُرا جذبہ ہے اس کا حقیقی جواب تو یہ ہے کہ صاحبِ استطاعت حضرات غیرت دکھائیں اور خود قرآنِ پاک یاد کر کے تراویح پڑھانے کا ثواب حاصل کریں۔ ورنہ جب اس معاملہ میں سب ننگے ہیں تو کسی کے لئے کسی دوسرے پر حرف گیری کرنے کا کون سا موقع ہے۔ اگر ایک نے قرآن بیچا ہے تو دوسرے نے قرآن بھلا دیا ہے۔ حالانکہ نہ بیچنا جائز ہے اور نہ بھلانا۔

سوال:۔ نماز تراویح کے موقع پر جب ختم قرآن ہو تو مٹھائی وغیرہ کا تقسیم کیا جانا اسلامی نقطہ نگاہ سے ممنوع تو نہیں؟

جواب:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں اس طرح سے ایسے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنے کا رواج نہ تھا اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ امر کوئی سنت یا مستحب ہے۔ ہاں اگر کوئی اپنی خوشی سے مٹھائی تقسیم کرے تو وہ ایسا کر سکتا ہے لیکن اسے ایک رسم نہ بنایا جائے اور نہ ہی اسے ایک شرعی حکم سمجھ کر اس پر ثواب وعقاب کی بنیادیں کھڑی کی جائیں۔

سوال:۔ کیا ایسی جگہ جہاں مسجد نہ ہو گھر میں اعتکاف بیٹھا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ اصل یہی ہے کہ انسان باقاعدہ مسجد میں اعتکاف بیٹھے۔ لیکن اگر باقاعدہ عام مسجد میسر نہ آئے۔ مثلاً کہیں اکیلا احمدی رہتا ہے یا مقامی جماعت کسی دوست کے گھر میں نماز ادا کرتے ہیں تو ایسی صورت میں اپنے گھر میں اسی جگہ جو نماز کے لئے عام طور پر مخصوص ہو اسی میں اعتکاف کے لئے بیٹھ سکتے ہیں۔ مجبوری کے حالات کو اللہ تعالےٰ جانتا ہے اور وہ بندے کی نیت کے مطابق اعمال کا ثواب دے گا۔

سوال:۔ کیا معتکف بحالت اعتکاف مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ نیز ملازم وغیرہ دفتر ٹائم میں دفتر کا کام کرنے

کے لئے مسجد سے باہر آسکتا ہے۔

جواب :۔ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ سنت یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق کی پیروی یہ ہے کہ معتکف نہ تو بیمار کی عیادت کے لئے جائے اور نہ ہی جنازہ میں شامل ہو۔ وہ صرف حوائج ضروریہ کے لئے ہی باہر جاسکتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بعض فقہا نے لکھا ہے کہ معتکف حوائج ضروریہ کے علاوہ بعض اور ضرورتوں کے لئے بھی مسجد سے باہر جاسکتا ہے کیونکہ :۔

۱۔ ممانعت کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی صریح ارشاد موجود نہیں۔

۲۔ اعتکاف کا لغوی مفہوم صرف یہ ظاہر کرتا ہے کہ انسان عبادت کی نیت سے مسجد میں کچھ عرصہ کے لئے بیٹھے اور بعض روایات سے بھی اشارۃً اسکی تائید ہوتی ہے کہ انسان ضرورت کے پیشِ نظر مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔

مثلاً ایک بار حضرت صفیہؓ رات کو آپؐ سے ملنے گئیں اور دیر تک باتیں کرتی رہیں۔ اور جب واپس ہوئیں تو آپؐ معتکف ہونے کے باوجود انہیں گھر تک پہنچانے آئے حالانکہ ان کا گھر مسجد سے کافی دور تھا۔

اسی طرح آپ نے فرمایا اعتکاف صرف رات رات کا بھی ہوسکتا ہے (بخاری)

نیز فقہی اصول کے مطابق جس امر کے جائز ہونے کا ائمہ میں سے کوئی امام قائل ہو اسے ضرورت اور مجبوری کے حالات میں اختیار کرنا جائز ہے۔

پس جو لوگ اپنے ضروری کاموں کی وجہ سے اعلےٰ درجہ کا عین سنت کے مطابق اعتکاف نہیں بیٹھ سکتے وہ ان دلائل کے پیشِ نظر دوسرے درجہ کے اس اعتکاف میں شامل ہوسکتے ہیں تاکہ ثواب سے وہ بالکل محروم نہ رہیں۔ تاہم یہ ایک جزوی اعتکاف ہوگا۔ سابقہ ائمہ میں سے جو لوگ اس قسم کے اعتکاف کے جائز ہونے کے قائل ہیں ان کے نام یہ ہیں :۔

حضرت علیؓ۔ امام احمدؒ۔ سعید بن جبیرؒ۔ امام قتادہؒ۔ امام ابراہیم نخعیؒ۔ امام حسن بصریؒ (اوجز المسالک شرح موطا امام مالک جلد ۲ صفحہ ۱۱۲)

سوال :۔ کیا اعتکاف کی حالت میں مسجد میں بیٹھ کر حجامت بنوانا اور بال کٹوانا درست ہے۔ کیا اس سے آدابِ مسجد میں کوئی نقص تو لازم نہیں آتا۔

جواب :۔ اعتکاف کی حالت میں بال کٹوانے اور حجامت بنوانے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ مسجد کے اندر ایسے ناپسند کیا گیا ہے کیونکہ یہ امر مسجد کے احترام اور اس کے آداب کے خلاف ہے اکثر علماءِ امّت کا مسلک یہی ہے چنانچہ موطا امام مالکؒ کی شرح اوجز المسالکؒ میں ہے

وَیُکْرَہُ حَلْقُ الرَّأْسِ
فِیْہِ مُطْلَقًا اَیْ
مُعْتَکِفًا کَانَ اَوْ غَیْرَ
مُعْتَکِفٍ وَذَالِکَ
لِحُرْمَۃِ الْمَسْجِدِ۔
(صفحہ ۱۱۲ ج ۳)

یعنی مسجد میں بال کٹوانا ناپسندیدہ ہے یہ حکم صرف مسجد کے احترام کے پیشِ نظر ہے۔ اعتکاف کی وجہ سے نہیں۔ روایت میں آتا ہے کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بالوں میں کنگھی کرانے کی ضرورت محسوس ہوتی تو آپؐ اپنا سر مسجد کی کھڑکی سے باہر کر دیتے اور حضرت عائشہؓ جو اپنے حجرہ میں ہوتیں آپ کو کنگھی کر دیتیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں کنگھی کرنے میں بھی احتیاط فرماتے تھے۔

علماء کی یہ رائے بھی ہے کہ ناخن اُتروانے اور صفائی وغیرہ کی اگر ضرورت پیش آئے تو نہانے کے لئے جب مسجد سے باہر جائے تو وہاں یہ کام کرلے۔ گویا مسجد میں ناخن وغیرہ اُتروانے کو بھی ناپسند کیا گیا ہے۔

سوال :۔ تکبیرات عید کے متعلق جماعت کا کیا مسلک ہے۔ کتنی تکبیریں کہنی چاہئیں۔ اگر دوسری رکعت میں بھول کر یا جان کر قراءت کے بعد رکوع سے قبل تکبیریں کہی جائیں تو کوئی حرج تو نہیں کیا اس سے سجدہ سہو لازم آتا ہے؟

جواب :۔ عید کی تکبیروں کے بارہ میں جماعتِ احمدیہ کا مسلک یہ ہے کہ پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات زائد تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جائیں۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں اور پھر کھلے چھوڑ دئے جائیں۔ پہلی رکعت میں ساتویں اور دوسری میں پانچویں تکبیر کے بعد سینہ پر باندھ لئے جائیں اور قراءت شروع کی جائے۔

جماعت کا یہ مسلک حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کے مطابق ہے لیکن اس کے باوجود اگر کوئی بھول جائے یا کسی اور وجہ سے قراءت کے بعد تکبیریں کہے یا تکبیروں کی تعداد میں کمی بیشی کرے۔ مثلاً پہلی رکعت میں چار اور دوسری میں تین تکبیریں کہے تو ایسا کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور نہ ہی سجدہ سہو لازم آتا ہے البتہ اس طریق کو دستور العمل بنانا درست نہیں۔

دُعا جب تک نہ ہو شامل دوا سے کچھ نہیں ہوتا

ہو دِل خالی تو عرضِ مُدّعا سے کچھ نہیں ہوتا
خس و خاشاک کو زنگیں نوا سے کچھ نہیں ہوتا

اگر غافل ہوں خود اہلِ سفینہ موجِ طوفاں سے
تو اُس صورت میں سعیٔ ناخدا سے کچھ نہیں ہوتا

سُن اے پیمانۂ آبِ بقا کو ڈھونڈنے والے
فقط پیمانۂ آبِ بقا سے کچھ نہیں ہوتا

عمل سے ہے ثباتِ نقشِ عمرِ جاوداں ممکن
بقا کچھ بھی نہیں کرتی۔ فنا سے کچھ نہیں ہوتا

کلی میں پھول بننے کی صلاحیت نہ ہو جب تک
چمن میں آمدِ بادِ صبا سے کچھ نہیں ہوتا

یہ شرطِ اوّلیں۔ اہلِ مداوا۔ یاد کر رکھیں
دُعا جب تک نہ ہو شامل۔ دوا سے کچھ نہیں ہوتا

حقیقت جانتے ہیں اہلِ حق بھی اہلِ باطل بھی
کہ دنیا میں فقط مکر و ریا سے کچھ نہیں ہوتا

(عبد السلام اختر)

دعائے مغفرت

مکرم مجید احمد صاحب آف مالیر کوٹلہ ابن میاں علم دین صاحب صحابی مؤرخہ ۱۶ ازہر کو بعمر پچاس سال تپ دق سے وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحوم کے لواحقین میں تین لڑکے۔ تین لڑکیاں اور ان کی اہلیہ ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے دعائے خیر کی درخواست ہے۔

(انور احمد ابن چوہدری محبوب احمد صاحب
بلاک نمبر ۱۸۔ سرگودہا)

درخواستِ دعا

میری اہلیہ عرصہ دو ماہ سے پتہ کی شدید درد میں مبتلا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت اسکی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

لطف المنان
ابن مولوی رحمت علی صاحب مرحوم سابق مبلغ انڈونیشیا

انسانی زندگی میں قوتِ ارادی کی اہمیت

(مکرم ملک محمد سلیم صاحب ربوہ)

ارادہ کی تعریف

ایک مشہور ماہر نفسیات ارادہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ارادہ کرنے کا مطلب ہے انتخاب کرنا۔ عزم کرنا۔ یا رکاوٹوں پر غالب آنا۔ قوتِ ارادی کے لئے تین بنیادی شرطیں ہیں۔ پہلے انسان خود ہی آزادی کے ساتھ اپنا ایک نصب العین مقرر کرے

دوسری ضروری بات مضبوط ارادے کے لئے استقلال و استقامت ہے۔ نپولین کو قوتِ ارادی کی چٹان قرار دیا جاتا ہے ایک دفعہ ایک فوجی مہم کے دوران جب کوہ ایلپس اس کے راستے میں حائل ہو گیا اور فوجی افسروں نے اسے کہا کہ اس مشکل و خطرناک پہاڑ پر سے بھاری اسلحہ سمیت فوج کو دوسری جانب لے جانا ناممکن ہے تو اس نے کہا ناممکن کا لفظ بیوقوفی کی لغت میں پایا جاتا ہے یا تو یہ پہاڑ مجھے راستہ دے گا یا میں اسے اپنی راہ سے ہٹا دوں گا۔

مضبوط قوتِ ارادی ہر رکاوٹ، ہر مشکل، ہر حوصلہ شکنی اور ہر تھکاوٹ پر غالب آتی ہے۔ قوتِ ارادی کے لئے تیسری ضروری بات یہ ہے کہ نصب العین کے حصول کے لئے محرک انسان کا اپنا مہیا کردہ ہو۔ بہت سے طلباء محنت پڑھتے ہیں اگر انہیں فیل ہونے کا خوف یا بدنامی کا ڈر یا والدین کی ناراضگی کا خدشہ نہ ہو تو شاید وہ کبھی اتنی محنت نہ کریں اسلئے ان کو مضبوط قوتِ ارادی کے مالک نہیں کہہ سکتے۔ اگر طلباء ذاتی شوق اور ہر مشکل مضمون کے حصول کی لگن کے باعث محنت کریں اور معاشرہ کے دباؤ کا ان پر اثر نہ ہو تو یہ مضبوط ارادہ کی علامت ہوگی۔

مضبوط قوتِ ارادی کی اہمیت

مضبوط قوتِ ارادی کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔ بعض ماہرین نفسیات نے تو یہاں تک کہا ہے کہ کامیابی کے لئے مضبوط ارادے کی ذہانت سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ ایک شخص جس کا ارادہ کمزور ہو کبھی کسی شعبۂ حیات میں بھی کمال حاصل نہیں کر سکتا کبھی وہ مبلغ بننے کی کوشش کرتا ہے مگر بعض اندرونی رکاوٹوں مثلاً تھکاوٹ کمزوری یا بیرونی رکاوٹوں مثلاً معاشرہ کے دباؤ یا دوستوں کی مخالفت کے باعث وہ اس ارادہ کو ترک کرکے وکیل یا پروفیسر بننے کی کوشش کرتا ہے لیکن یہاں بھی مشکلات آکر اس کی راہ روک لیتی ہیں۔ چنانچہ وہ گھبرا کر اس کوشش کو بھی ترک کر دیتا ہے اور اب ممکن ہے وہ تاجر یا زمیندار بننے کی کوشش کرے لیکن چونکہ وہ متلون مزاج ہے۔ اسلئے وہ زندگی کے کسی بھی شعبہ میں کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کی اس ساری بدقسمتی کا راز یہ ہے کہ وہ ایک کمزور ارادہ کا مالک ہے۔

مضبوط ارادہ ہمیں زندگی کے ایک راستہ کو منتخب کرنے اس پر چلتے چلے جانے اور گمراہ ہونے سے بچنے میں بڑی مدد دیتا ہے۔ قرآن مجید کی دعا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کا قوتِ ارادی سے گہرا تعلق ہے۔ اس دعا کے قبول ہونے سے مضبوط ارادہ نصیب ہوتا ہے۔ مضبوط ارادہ ہمیں غیر ضروری سوچ اور تذبذب سے بچاتا اور ہمارے افعال میں تیزی پیدا کرتا ہے۔ اور قوتِ فیصلہ عطا کرتا ہے۔ ہماری زندگی میں بیشمار راہیں آتی ہیں۔ جن میں سے لازماً ایک کو اختیار کرنا ہوتا ہے

اب ذرا ایک مثال لیجئے۔ ایک احمدی نوجوان میٹرک پاس کرتا ہے۔ امیر بننے کا خیال اُسے کالج داخل ہونے کا مشورہ دیتا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جذبہ اسے جامعہ احمدیہ جانے کو کہتا ہے۔ اب ہمارا یہ میٹرک پاس نوجوان کیا کرتا ہے۔ مہینوں ہفتوں جھجک اور ہچکچاہٹ کا شکار رہتا ہے۔ کبھی وہ اپنے آپ کو عالم تصور میں کالج میں پاتا ہے جہاں وہ اعلیٰ سوٹ پہنے ٹائی لگائے اپنے بہت سے بے فکرے خوش پوش تیز و طرار دوستوں کے ساتھ کالج کی سرگرمیوں میں کھویا ہوا ہے۔ کبھی جامعہ احمدیہ میں بیٹھا عربی صرف و نحو کی تعلیم حاصل کرنے کا تصور کرتا ہے۔ وہ باری باری دونوں اداروں کی تعلیم فوائد نتائج وغیرہ کا موازنہ کرتا ہے لیکن اُن کوئی فیصلہ نہیں کر پاتا۔ ایسے اڑے وقت میں قوتِ ارادی اس کی مدد کرتی اور اس کے کان میں کہتی ہے ہچکچاہٹ کیسی؟ یہ تذبذب کیسا؟ اس مصیبت سے تو بہتر ہے کہ کوئی نہ کوئی فیصلہ کر ہی ڈالو خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ پس ارادہ اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اسے کالج یا جامعہ احمدیہ بھیج دیتا ہے۔ ہر فیصلہ میں ہم دو راستوں میں سے ایک کو منتخب کرنے سے ہچکچاتے ہیں پھر دونوں راستوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر کشمکش کے ایک دور سے گزرتے ہیں تب ہم قوتِ ارادی کی مدد سے ایک راستے کو رد اور دوسرے کو اختیار کرتے ہیں لیکن اگر دونوں راستے ناپسندیدہ ہوں تو ہم فوراً دونوں کو نامنظور کر دیتے ہیں اور اگر دونوں یکساں طور پر خوشگوار ہوں یا دونوں راستے یکساں طور پر برے ہوں تو ہم سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ کونسا طریق اختیار کریں۔ کہتے ہیں ایک دفعہ ایک زمیندار نے کسی کو پیاز چوری کرتے ہوئے پکڑ لیا اس نے چور سے کہا۔ تمہاری سزا یہ ہے کہ یا سو جوتے کھاؤ یا سو پیاز۔ چور نے سوچا پیاز کھانا جوتے کھانے سے آسان ہے۔ اس نے پیاز کھانے شروع کر دیئے جب دس تک پہنچا تو اس کی طبیعت گھبرا گئی۔ اس نے زمیندار سے کہا جناب! میں سو جوتے کھاؤں گا پیاز تو میری صحت پر ناگوار اثر پیدا کر رہے ہیں لیکن جب وہ دس جوتے کھا چکا تو اسے زمین و آسمان لٹو کی طرح گھومتے نظر آئے ہاتھ جوڑ کے بولا چوہدری جی مجھے پیاز کھانے ہیں۔ اس طرح اس اُس چور نے ۹۰ پیاز اور سو جوتے کھائے درحقیقت قوتِ ارادی انسان کو بیشمار ٹھوکروں سے بچاتی اور زندگی کی رفعتوں سے ہمکنار کرتی ہے۔

قوتِ ارادی کو کیسے مضبوط کیا جائے

قوتِ ارادی صرف دو صورتوں میں ترقی کر سکتی ہے۔ اول تو یہ کہ آپ کا کام کرنے کا محرک ایک عظیم محرک ہو دوئم یہ کہ آپ کو اپنے کام کی عظمت و اہمیت کا پورا یقین ہو اور یہ مقصد آپ کے ذہن میں رچ اور بس چکا ہو۔ عادت کی پختگی کو بھی قوتِ ارادی کی ترقی کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے قوتِ ارادی دراصل ایک جدوجہد کرنے والی قابلیت کا نام ہے اسے ترقی دینے اور اس میں عمل کا رنگ بھرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کے سامنے کوئی متوقع کامیابی یا بھلائی ہو۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ قوتِ ارادی کو مضبوط کرنے اور ترقی دینے کے لئے ضروری ہے کہ ہم انتہائی طاقتور محرکات کو استعمال کرنا سیکھیں۔ چند محرکات جو ارادے کو ناقابل تسخیر چٹان بنا دیتے ہیں یہ ہیں۔

۱۔ حسی اقدار جو ہمارے جسم کے کسی حصہ کی خواہش کو پورا کرتی ہیں۔ جیسے کھانا پینا آرام سکون وغیرہ

۲۔ حیاتیاتی اقدار جیسے صحت، قوت جسمانی حسن۔ تکمیل۔

۳۔ روحانی اقدار جیسے علم۔ سچائی تحقیق۔ نیکی۔ دیانتداری۔ عدل اور سخاوت۔

۴۔ معاشرتی اقدار۔ جیسے والدین کی محبت، دوستی، شہرت، عظمت

۵۔ مذہبی اقدار۔ امید۔ خیرات خدا کی محبت۔

یہ اقدار الگ الگ یا مجموعی طور پر ہمارے ارادہ کے لئے انتہائی مضبوط محرک ہیں ان کے صحیح استعمال کی مدد سے قوتِ ارادہ کو ناقابل تصور حد تک ترقی دی جا سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں قوتِ ارادی پیدا کرنے اور پھر اسے خدمتِ دین کے لئے صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

باوجود بار بار اعلان کے ابھی تک متعدد مجالس نے سالِ رواں ۷۰-۱۹۶۹ء کے لئے اپنے مشخصہ بجٹ مرکز کو ارسال نہیں کئے۔ قائدین صاحبان کو چاہیئے کہ اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں۔ اگر بجٹ مرکز کو نہیں بھجوایا گیا۔ تو جلد ارسال کریں۔ اس بات کا اہتمام کریں۔ کہ وصول شدہ رقم ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز کو ارسال کر دی جائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ

مجالس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک ماہانہ رپورٹ کارگزاری دفتر میں موصول ہو جانی چاہیئے۔ جن مجالس نے ابھی تک یہ رپورٹ ارسال نہیں کی ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ رپورٹ بھجوانے میں باقاعدگی اختیار فرمادیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں
وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۳۵۶

میں مشتاق احمد ولد چوہدری اللہ بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ دکانداری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

شرط اول -/۱۰ روپیہ

العبد:۔ مشتاق احمد پروپرائٹر مشتاق سائیکل ورکس غلہ منڈی ربوہ

گواہ شد:۔ عطاء اللہ ایم۔ اے لیکچرار تی۔ آئی کالج ربوہ ۵-۲-۶۲

گواہ شد:۔ محمد سلطان اکبر ایم۔ اے سیکرٹری تعلیم دار الصدر غربی ربوہ ۶-۲-۶۲

مسل نمبر ۱۹۳۵۷

میں مفتی احمد صادق ولد مفتی محمد صادق صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ احسان ۱۳۴۱ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ بطور وظیفہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

شرط اول ۵۰-۱

العبد:۔ مفتی احمد صادق دار الصدر غربی ربوہ ۱۰ احسان ۱۳۴۱ہش

گواہ شد:۔ محمد رفیق صدر محلہ دار الصدر غربی الف ربوہ۔

گواہ شد:۔ عطاء اللہ ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مسل نمبر ۱۹۳۵۸

میں ملک صفی اللہ خاں ولد ڈاکٹر عطاء اللہ خاں صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرشن نگر لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد موٹر سائیکل قیمتی -/۲۰۰۰

۲۔ ایک عدد ٹائپ رائیٹر -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

شرط اول -/۲ روپے

العبد:۔ ملک صفی اللہ ولد ڈاکٹر عطاء اللہ کرشن نگر لاہور۔ گواہ شد: عبد اللطیف سنکوہی۔ صدر حلقہ سنت نگر لاہور

گواہ شد:۔ محمد صادق کرشن نگر لاہور

مسل نمبر ۱۹۳۵۹

میں منیر احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم وفا ۱۳۴۱ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مکان رہائشی نامکمل پلاٹ مالیتی -/۵۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ -/۲۶۵ روپے ماہوار آمد۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

شرط اول ۵۰-۱

العبد:۔ چوہدری منیر احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب دار العلوم غربی ربوہ

گواہ شد:۔ ماسٹر ظہور احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد ولد میاں اللہ بخش صاحب دار العلوم غربی ربوہ۔

گواہ شد:۔ سید منصور احمد بشیر ولد سید محمد ابراہیم حسین صاحب دار العلوم غربی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۳۶۰

میں امین اختر زوجہ ماسٹر محمد صدیق صاحب قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۳-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ... ۱۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۵/۲ تولے ... ۳۲۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

شرط اول ۵۰-۳

الامۃ:۔ امین اختر محلہ دار العلوم غربی ربوہ

گواہ شد:۔ سلطان احمد شاہد زعیم دار العلوم غربی ربوہ

گواہ شد:۔ سید منصور احمد بشیر دار العلوم ربوہ

ضروری اعلان برائے قائدین خدام الاحمدیہ

بعض مجالس کے ناظمین اطفال کی طرف سے یہ اطلاع ملی ہے کہ بعض قائدین خدام الاحمدیہ چندہ مجلس اطفال کے مقامی حصہ کی رقوم اپنے طور پر خرچ کر لیتے ہیں۔ اس طرح ان ناظمین کو اطفال کے پروگرام پورے کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ہدایت فرمائی ہے کہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ آئندہ اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ اطفال کے حصہ کی رقم اطفال کے پروگراموں پر خرچ ہو اور اس ضمن میں ناظمین اطفال کو کسی شکایت کا موقعہ نہ دیں۔ امید ہے کہ قائدین کرام اس ہدایت کی پابندی فرمائیں گے۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

تریاق کبیر

سر درد۔ نزلہ۔ پیٹ درد۔ قے متلی بھڑ اور بچھو کے کاٹے کا فوری علاج ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے تاکہ ہر بیمار کا بروقت علاج ہو سکے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

88

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کشمیر کی آزادی وقت

لکھنؤ ۲۳ نومبر۔ مقبوضہ کشمیر کے محاذ رائے شماری کی مجلس عاملہ نے کہا ہے کہ کشمیر کی آزادی کا وقت آگیا ہے۔ بھارت کو چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں پر عمل کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر میں غیر جانبدارانہ رائے شماری کرائے اور اگر اس نے ایسا نہ کیا تو کشمیر کے عوام طاقت کے بل بوتے پر بھارت کو اس سرزمین سے نکال باہر کریں گے۔ محاذ رائے شماری کی مجلس عاملہ کے دو روزہ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں بھارت پر زور دیا گیا کہ وہ کشمیری عوام کو ان کا حق خود ارادیت دے ورنہ اس کے نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جائے۔

مصری ترجمان کی پریس کانفرنس

قاہرہ ۲۲ نومبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ روس امریکہ برطانیہ اور فرانس کی کانفرنس مشرق وسطیٰ کے بحران کو حل کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوگی۔ ترجمان نے کہا کہ صدر ڈیگال نے مشرق وسطیٰ کے تنازعہ کے سلسلہ میں چار بڑے ملکوں کی کانفرنس بلانے کی جو تجویز پیش کی ہے متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت اس کا خیر مقدم کرے گی۔ ترجمان نے یہ بات اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں کہی ترجمان نے کہا کہ جب تک اسرائیل سلامتی کونسل کی قرارداد پر عمل درآمد کرتے ہوئے اپنی فوجیں جون ۱۹۶۷ء سے پہلے والی جگہوں پر نہیں لے جاتا اس وقت تک مشرق وسطیٰ کے بحران کا کوئی حل تلاش کرنا ناممکن ہے

گورنر مغربی پاکستان محمد موسےٰ کا خطاب

کراچی ۲۲ نومبر۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسےٰ نے کہا ہے کہ پاکستان امن پسند ملک ہے اور وہ جارحانہ عزائم نہیں رکھتا۔ لیکن اگر کسی بیرونی ملک نے ہماری سرحدوں پر حملہ کیا تو پاکستان کی منظم، اعلیٰ تربیت یافتہ اور اعلیٰ قیادت کی حامل افواج اسے ناکام بنانے کی پوری اہلیت رکھتی ہیں۔ اور اس کے لئے پہلے سے زیادہ تیار ہیں۔ انہوں نے کراچی میں پاکستان کی پہلی مشین ٹول فیکٹری کا افتتاح کرتے ہوئے کہی اور عوام سے کہا کہ جہاں تک ملکی دفاع کا تعلق ہے اس کے لئے کسی کو فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا یہ فیکٹری انجینئرنگ کے شعبہ میں نمایاں کردار ادا کرے گی۔

ایٹمی معاہدہ میں شمولیت اور اسرائیل

لندن ۲۲ نومبر۔ امریکہ اور برطانیہ ان دنوں اسرائیل پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے معاہدہ پر دستخط کر دے دونوں ملکوں کو خطرہ ہے کہ اگر اسرائیل نے معاہدہ پر دستخط نہ کئے تو روس اسرائیلی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے عرب ممالک کو ہتھیار مسلح کر دے گا۔ واضح رہے کہ سعودی عرب کے علاوہ دیگر عرب ممالک اس معاہدہ پر دستخط کر چکے ہیں۔

فلپائن خشک سالی کے باعث چاول برآمد نہیں کرے گا

منیلا ۲۲ نومبر۔ فلپائن نے مرکزی علاقے میں خشک سالی کی وجہ سے چاول کی برآمد معطل کر دی ہے فلپائن کے محکمہ خوراک نے کہا ہے کہ یہ انتظام حفاظت کے طور پر کیا گیا ہے بہن خشک سالی کی وجہ سے ایک ماہ قبل تقریباً اسی لاکھ سٹرلنگ کی مالیت کا چاول ضائع ہو گیا اگر دسمبر تک خشک سالی رہی تو پھر اس چاول کی فصل میں دو لاکھ ۳۵ ہزار ٹن کی کمی ہوگی۔

تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ ۲۲ نومبر کے صفحہ ۸ پر دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ کا اشتہار دوائی نقل الہی کا شائع ہوا ہے جس میں اس دوا کی قیمت غلط لکھی گئی ہے اصل یہ ہے مکمل کورس معہ (۱۶) روپے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

دردیں

PAINS

جوڑوں اور اعصاب کی پرانی دردیں گنٹھیا ٹھیک کرنے والی PAINS CURE کی چار خوراکوں سے ختم نمونہ کی ایک خوراک مفت دیا ڈاک خرچ۔

کیور ایڈ میڈیسن کمپنی ۵۰ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گولبازار۔ ربوہ

ماہ رمضان المبارک
۱۹۶۸
قرآن پاک کے ہدیوں میں
ماہ رمضان المبارک کی خاص رعایت
۱۵ اکتوبر سے شروع ہو کر
۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی
نمونوں کے صفحوں کا مجموعہ مفت طلب فرمائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ
ہیڈ آفس بمبئی ۵۳۰ کراچی

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
منیجر
روزنامہ **الفضل** ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں

رمضان المبارک اور وقف جدید!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مقدس اور بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے جس میں ایک سچے مومن کے لئے دین کی خدمت کو ہر کام پر مقدم رکھنا شرط ہے۔ آپ اس ماہ میں جہاں وقف جدید کو ایک نہایت اہم جزو تلاوت قرآن کریم کو حرز جان بنائیں۔ وہاں وقف جدید کے لئے مالی قربانی کو بھی پیش نظر رکھیں۔ اور اپنا بقایا۔ مع موعودہ میں رمضان المبارک کے آخری ایام تک ادا کرنے کی پوری کوشش فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے آمین

(ناظم مال۔ وقف جدید۔ انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میری بڑی ہمشیرہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد اعظم صاحب کو مورخہ ۱۰ نومبر بروز اتوار بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ محترم میاں محمد بشیر صاحب لائلپور کی پوتی اور محترم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز کرے اور نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ آمین۔

(عبدالحی خان نواب شاہ۔)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت یہ ہے کہ اس طرح تم بھی اندازہ کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جاسکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور بغیر مستقل چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

زد جام اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج۔ **دواخانہ خدمت خلق** رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں

یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ احباب جماعت کو رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھانے اور اس کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رمضان یعنی فرمانبرداری کی طرف توجہ دلاتا ہے اور ساتھ ہی دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے اور انسان پر اس کے نفس کا دھوکہ ظاہر کر دیتا ہے۔ انسان کہتا ہے میں رات کو تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکتا۔ اس وقت میرے لئے اٹھنا مشکل ہوتا ہے مگر رمضان میں وہ اٹھتا ہے کیونکہ اور لوگ بھی اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر یا ان کی نقل کے لئے اٹھتا ہے، یا کھانا کھانے کے لئے اٹھتا ہے کیونکہ سمجھتا ہے کہ اگر میں کھانا نہ کھاؤں گا تو دن بھر بھوکا رہوں گا۔ پس جب کہ رمضان میں انسان سحری کے وقت اٹھ سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اور دنوں میں نہ اٹھ سکے پس رمضان کا مہینہ ایسے انسانوں کو شرمندہ کرتا اور بتاتا ہے کہ تمہارے اندر طاقت ہے کہ اور راتوں کو بھی اٹھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہو سکو۔ یہ کہنا کہ اٹھ نہیں سکتے یہ صحیح نہیں تم سستی سے نہیں اٹھتے اگر تم ایک مہینہ کھانا کھانے کے لئے سحری کے وقت اٹھ سکتے ہو تو باقی گیارہ مہینے عبادت کے لئے کیوں نہیں اٹھ سکتے تو رمضان کا مہینہ بتاتا ہے کہ دعا کرنے کے لئے بہترین موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے۔ ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور کہتا ہے آؤ آکر لے جاؤ۔ ہاں اس کے ساتھ یہ شرط ضروری ہے کہ تمہارا کوئی مطالبہ قانون الٰہی کے خلاف نہ ہو اور جن باتوں سے خدا تعالیٰ نے خود روک دیا ہے ان کا مطالبہ نہ ہو۔ پھر خدا پر پورا یقین اور اس کی بخشش پر کامل بھروسہ ہو ورنہ جو ڈرتے ہوئے اور ناامیدی کے ساتھ خدا کے حضور جاتا ہے وہ ناکام آتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے اور بدظنی کرنے والا سزا کا مستحق ہوتا ہے وہی انعام لے کر آتا ہے جو وثوق اور یقین کے ساتھ جاتا ہے اور وہ کبھی ناکام نہیں آتا۔ خدا تعالیٰ کو اپنی طاقتوں کے متعلق غیرت آتی ہے۔ وہ کہتا ہے جب بندہ عجز اور انکسار کے ساتھ میرے سامنے آیا ہے تو یہ میری الوہیت کی شان کے خلاف ہے کہ میں اسے ناکام کروں۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس مبارک مہینہ میں دعائیں کرو اور وثوق اور یقین کے ساتھ کرو۔ بہت لوگ شکوہ کرتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ مگر وہ جانتے نہیں کہ دعا کس وثوق اور کس یقین کے ساتھ کرنی چاہیئے خدا تعالیٰ رمضان کے ذکر میں فرماتا ہے۔

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ

میرے بندے اگر میرے بارے میں سوال کریں تو انہیں کہو میں تو بالکل قریب ہوں"

(الفضل ۹ر اپریل ۱۹۲۶ء)

درخواستِ دعا

محترم مولوی عطا محمد صاحب سابق ہیڈ کلرک نظارت بہشتی مقبرہ تین ہفتہ سے بعارضہ قلب و کمر درد بیمار ہیں اور ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں حال ہی میں مولوی صاحب کا بواسیر کا اپریشن بھی ہوا ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین (محمد اکمل قریشی گوالبازار ربوہ)

بیت المقدس میں ہولناک دھماکہ سے یہودی مارکیٹ تباہ ہو گئی

گیارہ افراد ہلاک، ڈیڑھ سو زخمی، یہودیوں کی متعدد دکانیں منہدم

بیت المقدس ۲۳ر نومبر۔ بیت المقدس کے اسرائیلی علاقے میں کل زبردست دھماکے سے ۱۱ افراد ہلاک اور ڈیڑھ سو سے زائد مجروح ہو گئے۔ ۲۰ کاریں جل گئیں اور یہودیوں کی متعدد دکانیں زمین بوس ہو گئیں۔ درجنوں مکانوں کے شیشے اور کھڑکیاں ٹوٹ گئیں یہ دھماکہ بیت المقدس کے بارونق بازار "یہودہ مارکیٹ" میں ہوا جس سے بھگدڑ مچ گئی۔ اور متعدد افراد ہجوم میں کچل کر زخمی ہو گئے دھماکہ کل نماز جمعہ سے کچھ دیر پہلے ہوا۔ ۵۵ افراد کو انتہائی مخدوش حالت میں ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ دھماکہ ایک کار کے پھٹنے سے ہوا۔ یہ کار یہودہ مارکیٹ میں کھڑی تھی۔ اور اس میں کوئی شخص سوار نہیں تھا۔

سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ جس بارود سے یہ ہولناک دھماکہ ہوا ہے اس کا وزن ساڑھے چار سو پونڈ کے لگ بھگ تھا جس جگہ دھماکہ ہوا وہاں سے دو سو گز تک آس پاس کی تمام دکانیں تباہ ہو گئی ہیں اور ان میں آگ لگی ہوئی ہے۔

اسرائیلی ذرائع نے اعتراف کیا ہے کہ یہ کارروائی فلسطینی حریت پسندوں نے کی ہے۔ اسرائیل کے ایک سابق فوجی افسر نے بتایا ہے کہ اسرائیل کے قیام کے بعد گذشتہ بیس سال کے دوران فلسطینی حریت پسندوں نے اتنی بڑی کارروائی نہیں کی تھی۔ دھماکہ سے بیت المقدس میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے اور یہودیوں نے مقبوضہ بیت المقدس میں مسلمانوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ جس وقت یہ خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس وقت یہودہ مارکیٹ میں کم از کم تین ہزار یہودی خرید و فروخت میں مصروف تھے۔ جس کار میں رکھا ہوا بارود پھٹا ہے وہ ایک حمام کی دکان کے باہر ایک بغلی گلی میں کھڑی تھی اس جگہ پانچ فٹ چوڑا شگاف پڑ گیا ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہفتہ کو اسرائیل میں مکمل طور پر ناغہ ہوتا ہے اس لئے لوگ "ہفتہ" کے لئے بھی خریداری جمعہ کے روز ہی کرتے ہیں۔ حریت پسندوں نے دھماکہ کے لئے جمعہ کا وقت بھی غالباً اسی لئے مقرر کیا تھا۔

دھماکہ کے بعد بیت المقدس کے اسرائیلی اور اردنی علاقے کے درمیان آمد و رفت بند کر دی گئی ہے تاکہ عربوں اور یہودیوں میں فسادات نہ شروع ہو جائیں۔

ماہنامہ "خالد" اور "تشحیذ الاذہان"

توسیع اشاعت کے لئے خاص توجہ کی ضرورت

جماعت کے نوجوانوں کا اپنا مجلہ ماہنامہ "خالد" ہے اور "تشحیذ الاذہان" احمدی بچوں اور بچیوں کا رسالہ ہے۔

ان رسائل کی توسیع اشاعت کے لئے احباب جماعت کی توجہ کی خاص ضرورت ہے تاکہ احمدی بچے اور نوجوان اسلامی نظریات سے آگاہ ہوں اور اپنی زندگیاں اسلامی اقدار کے مطابق بسر کر سکیں ـــــ ان رسائل کے ذریعہ انہیں غلبۂ اسلام کے عظیم الشان مقصد کے پیش نظر تعلیم و تربیت دی جاتی ہے۔ لہٰذا۔ (۱) والدین اپنے بچوں اور نوجوانوں کے نام یہ رسائل جلد جاری کروائیں۔ (۲) عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر طفل اور ہر خادم کو مجلس کے ان رسائل کا خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ (۳) اطفال اور خدام کو از خود بھی اشتیاق سے اپنے رسائل کے مستقل خریدار بننا چاہیئے۔ اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴